بازارِ کوفہ میں خطبہِ امام سجاد اور زینب علیهماالسلام

<"xml encoding="UTF-8?>

بازارِ کوفہ میں خطبہِ امام سجاد اور زینب علیهماالسلام

کوفہ کے زن و مرد جو ہزاروں کی تعداد میں یہ نظارہ دیکھنے کے لئے وہاں جمع تھے۔آلِ رسول کو اس تباہ حالت میں دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ امام زین العابدین نے نحیف و نزار آواز کے ساتھ فرمایا:

تنوحون وتبکون من جانمن ذاالذی قتلنا

اے کوفہ والو ! یہ تو بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا ہے۔ ؟

اسی اثنا میں ایک کوفیہ عورت نے بالائے بام جھانک کر دیکھا اور دریافت کیا کہ تم کس قوم و قبیلہ کی قیدی ہو۔ بی بیوں نے فرمایا: نحن اساری آلِ محمدصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم ۔ ہم خاندانِ نبوت کے اسیر ہیں۔ یہ سن کر وہ نیک بخت عورت نیچے اتری اور کچھ برقعے اور چادریں اکٹھی کر کے ان کی خدمت میں پیش کیں۔جن سے پردگیانِ عصمت نے اپنے سروں کو ڈھانپ لیا۔(١)

---

(١)مخفی نہ رہے کہ کلماتِ علمائے ابرار اور اخبار و آثار میں قدرے اختلاف ہے۔کہ کوفہ اور دربار ابن زیاد میں وارد ہونے کے وقت مخدرات عصمت و طہارت بے مقنعہ و چادر تھیں یا باپردہ تھیں۔؟ مشہور یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے کہ چادرِ تطہیر کی وارث بی بیاں امت کے سلوک کے نتیجہ میں بے مقنعہ و چادر تھیں۔ ہاں البتہ بعض آثار سے یہ ضرور آشکار ہوتاہے کہ بی بیاں مکشفات الوجوہ نہ تھیں۔ چنانچہ فاضل دربندی نے اسی قول پر زور دیا ہے۔ ہم نے اوپر جو روایت درج کی ہے اس سے دونوں اقوال کے درمیان جمع و توفیق ہو جاتی ہے کہ اس کوفیہ عورت کے برقعوں اور چادروں کے انتظام سے پہلے بی بیاں سر ننگے تھیں۔ بعد ازاں جب سر ڈھانپنے کا انتظام ہو گیا تو بناتِ رسولؐ نے پردہ کر لیا۔ اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظالموں نے وہ چادریں بھی چھین لیںتھیں۔ (سیرتِ صدیقہ صغریٰ) مگر یہ دعویٰ بلا دلیل ہونے کیوجہ سے ناقابلِ قبول ہے۔ واللہ العالم بحقائق الامور۔

حضرتِ زینبِ عالیہ صلوات اللہ علیہا کا خطبہ:

اس وقت عقیلہ بنی ہاشم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ لوگوں کے گریہ و بکا اور شور و شغب کی وجہ سے کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی تھی۔لیکن راویان اخبار کا بیان ہے کہ جونہی شیرِ خدا کی بیٹی نے لوگوں کو ارشاد کیا کہ انصتوا خاموش ہو جاؤ ! تو کیفیت یہ تھی کہ ارتدت الانفاس و سکنت الاجراس آتے ہوئے سانس رک گئے اور جرس کارواں کی آوازیں خاموش ہو گئیں۔اس کے بعد خطیب منبر سلونی کی دختر نے خطبہ شروع کیا تو لوگوں کو حضرت علی علیہ‌السلام کا لب و لہجہ اور ان کاعہد معدلت انگیز یاد آگیا۔راوی (حذام اسدی یا بشیر بن خریم اسدی) کہتا ہے:

خدا کی قسم میں نے کبھی کسی خاتون کو دختر علی علیہ‌السلام سے زیادہ پرزور تقریر کرتے ہوئے نہیں دیکھا(بی بی کے لب و لہجہ اور اندازِ خطابت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ) گویا جناب امیر المومنین علیہ‌السلام کی زبان سے بول رہی ہیں۔ بالفاظ دیگر یوں محسوس ہوتا کہ حضرت امیر آپ کی زبان سے بول رہے ہیں۔

جب ہر طرف مکمل خاموشی چھا گئی تو امّ المصائب نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:
سب تعریفیں خدا وند ذوالجلال و الاکرام کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو میرے نانا محمدؐ پر اور ان کی طیب و طاہر اور نیک و پاک اولاد پر۔ اما بعد! اے اہلِ کوفہ!اے اہل فریب و مکر !کیا اب تم روتے ہو؟ (خدا کرے) تمہارے آنسو کبھی خشک نہ ہوں اور تمہاری آہ و فغان کبھی بند نہ ہو ! تمہاری مثال اس عورت جیسی ہے جس نے بڑی محنت و جانفشانی سے محکم ڈوری بانٹی اور پھر خود ہی اسے کھول دیااور اپنی محنت پر پانی پھیر دیا تم (منافقانہ طورپر) ایسی جھوٹی قسمیں کھاتے ہو۔جن میں کوئی صداقت نہیں۔ تم جتنے بھی ہو، سب کے سب بیہودہ گو، ڈینگ مارنے والے ، پیکرِ فسق و فجور اور فسادی ،کینہ پرور اور لونڈیوں کی طرح جھوٹے چاپلوس اور دشمنی کی غماز ہو۔ تمہاری یہ کیفیت ہے کہ جیسے کثافت کی جگہ سبزی یا اس چاندی جیسی ہے جو دفن شدہ عورت (کی قبر) پر رکھی جائے۔
آگاہ رہو! تم نے بہت ہی برے اعمال کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کی وجہ سے خدا وند عالم تم پر غضب ناک ہے۔ اس لئے تم اس کے ابدی عذاب و عتاب میں گرفتار ہو گئے۔ اب کیوں گریہ و بکا کرتے ہو ؟ ہاں بخدا البتہ تم اس کے سزاوار ہو کہ روؤ زیادہ اور ہنسو کم۔تم امام علیہ السلام کے قتل کی عار و شنار میں گرفتار ہو چکے ہو اور تم اس دھبے کو کبھی دھو نہیں سکتے اور بھلا تم خاتم نبوت اور معدن رسالت کے سلیل(فرزند) اور جوانان جنت کے سردار، جنگ میں اپنے پشت پناہ ،مصیبت میں جائے پناہ، منارہٴ حجت اور عالم سنت کے قتل کے الزام سے کیونکر بری ہو سکتے ہو۔ لعنت ہو تم پر اور ہلاکت ہے تمہارے لئے۔تم نے بہت ہی برے کام کا ارتکاب کیاہے اور آخرت کے لئے بہت برا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ تمہاری کوشش رائیگاں ہو گئی اورتم برباد ہو گئے۔تمہاری تجارت خسارے میں رہی اور تم خدا کے غضب کا شکار ہو گئے ۔تم ذلت و رسوائی میں مبتلا ہوئے۔ افسوس ہے اے اہل کوفہ تم پر، کچھ جانتے بھی ہو کہ تم نے رسولؐ کے کس جگر کو پارہ پارہ کر دیا ؟ اور ان کا کون سا خون بہایا ؟ اور ان کی کون سی ہتک حرمت کی؟ اور ان کی کن مستورات کو بے پردہ کیا ؟ تم نے ایسے اعمال شنیعہ کا ارتکاب کیا ہے کہ آسمان گر پڑیں ، زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ تم نے قتلِ امام کا جرم شنیع کیا ہے جو پہنائی و وسعت میں آسمان و زمین کے برابر ہے۔اگر اس قدر بڑے پر آسمان سے خون برسا ہے تو تم تعجب کیوں کرتے ہو ؟
یقیناً آخرت کا عذاب اس سے زیادہ سخت اور رسوا کن ہوگا۔اور اس وقت تمہاری کوئی امداد نہ کی جائے گی۔ تمہیں جو مہلت ملی ہے اس سے خوش نہ ہو۔کیونکہ خدا وندِ عالم بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا کیونکہ اسے انتقام کے فوت ہو جانے کا خدشہ نہیں ہے۔ "یقیناً تمہارا خدا اپنے نا فرمان بندوں کی گھات میں ہے"۔
اہلیانِ کوفہ کی حالت
قارئین !
پھر بی بیِ عالم نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ لوگ حیران و سرگرداں ہیں اور تعجب سے انگلیاں مونہوں میں ڈالے ہوئے ہیں۔میں نے ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا جو میرے پہلو میں کھڑا رو رہا تھا۔اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی۔ہاتھ آسمان کی طرف بلند تھے اور وہ اس حال میں کہہ رہا تھا
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ! آپ کے بزرگ سب بزرگوں سے بہتر، آپ کے جوان سب جوانوں سے افضل، آپ کی عورتیں سب عورتوں سے اشرف، آپ کی نسل سب نسلوں سے اعلیٰ اور آپ کا فضل عظیم ہے۔
جناب امّ کلثوم کا خطبہ مخدومہٴ کو نین صلوات اللہ علیہاکے بعد جناب امّ کلثوم بنت حیدرِ کرار نے بآواز بلند

آہ و بکا کرتے ہوئے یہ خطبہ ارشاد فرمایا :

تمام حمدو ثنا خدا وند قادر و مطلق کے لئے ہے اور درود و سلام ان ہستیوں پر جو لائقِ درود و سلام ہیں ۔

اما بعد ! اے اہل کوفہ برائی ہو تمہارے لئے، تم نے کیوں حسین کی نصرت نہ کی۔؟ ان کوشہید کر دیا اور ان کے ما ل و اسباب کو لوٹا اور اسے اپنا ورثہ بنا لیا اور ان کے اہل و عیال کو قید کیا۔ تمہارے لئے ہلاکت اور رحمت ایزدی سے دوری ہو۔ وائے ہو تمہارے حال پر ۔ کیا کچھ معلوم بھی ہے کہ تم کن مصائب میمبتلا ہوئے اور کیا بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھایا اور کن کے خون تم نے بہائے۔ کن اہلِ حرم کو تکلیفیں پہنچائیں۔ کن لڑکیوں کو لوٹا اور کن اموال پر ناجائز قبضہ کیا۔تم نے ایسے شخص(امام حسین) کو قتل کیا جو رسولخداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل تھا۔ رحم تمہارے دلوں سے اٹھالیا گیا۔یقینا خدا کا گروہ ہی کامیاب و کامران ہوتا ہے اور شیطانی گروہ خائب و خاسر ہوتا ہے۔

پھر حزن و ملال میں ڈوبے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

وائے ہو تم پر ! تم نے بلا قصور میرے بھائی کو شہید کیا۔اس کی سزا تمہیں جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں دی جائے گی۔تم نے ایسے خون بہائے جن کے بہانے کو خدا، رسول اور قرآن نے حرام قرار دیا تھا۔تمہیں آتش جہنم کی بشارت ہو کہ جس میں تم ابد الآباد تک معذب رہو گے۔ میں اپنے اس بھائی پر جو بعد از رسولخداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سب لوگوں سے افضل تھا زندگی بھر روتی رہوں گی اور کبھی نہ خشک ہونے والا سیلِ اشک بہاتی رہوں گی۔

خطبہ کا اثر

جناب امّ کلثوم کے خطبہ کا اس قدر اثر ہوا کہ روتے روتے لوگوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔عورتیں اپنے بال بکھیر کر ان میں مٹی ڈالنے لگیں اور چہروں پر طمانچے مارنے شروع کئے۔اسی طرح مرد شدت غم سے نڈھال ہو کر اپنی داڑھیاں نوچنے لگے۔ اس روز سے زیادہ رونے والے مرد اور عورتیں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔

امام زین العابدین کا خطبہ

لوگ ابھی گریہ و بکا کر رہے تھے کہ امام زین العابدین علیہ‌السلام نے انہیں خاموش ہونے کا حکم دیا۔چنانچہ جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو امام سجاد علیہ السلام نے خدا کی حمد و ثنا اور پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو ! جو شخص مجھے پہچانتا ہے، وہ تو پہچانتا ہی ہے اور جو شخص نہیں پہچانتا میں اسے اپنا تعارف کرائے دیتا ہوں میں علی ابن الحسین ہوں۔ وہ حسین جو بلا جرم و قصور نہر فرات کے کنارے ذبح کیا گیا۔میں اس کا بیٹا ہوں جس کی ہتک عزت کی گئی ، جس کا مال و منال لوٹا گیااور جس کے اہل و عیال کو قید کیا گیا۔ میں اس کا پسر ہوں جسے ظلم و جور سے درماندہ کر کے شہید کیا گیا اور یہ بات ہمارے فخر کے لئے کافی ہے۔ اے لوگو ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں،کیا تم نے میرے پدرِ عالی قدر کو دعوتی خطوط لکھ کر نہیں بلایا تھا ؟ اور ان کی نصرت و امداد کے عہد و پیمان نہیں کئے تھے ؟ اور جب وہ تمہاری دعوت پر لبیک کہتے ہوئے تشریف لائے تو تم نے مکر و فریب کا مظاہرہ کیا اور ان کی نصرت و یاری سے دست برداری اختیار کر لی۔ اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ان کے ساتھ قتال کر کے ان کو قتل کر دیا۔ہلاکت ہو تمہارے لئے کہ تم نے اپنے لئے بہت برا ذخیرہ جمع کیااور برائی ہو تمہاری رائے اور تدبیر کے لئے! بھلا تم کن آنکھوں سے جناب رسول اکرمؐ کی طرف دیکھو گے،جب وہ تم سے فرمائیں گے کہ تم نے میری عترت اہل بیت کو قتل کیا اور میری ہتک حرمت کی اس لئے تم میری امت سے نہیں ہو۔

راویان اخبار کا بیان ہے کہ جب امام کا کلامِ غم التیام یہاں تک پہنچا تو ہر طرف سے لوگوں کے رونے اور چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور ہر ایک نے دوسرے کو کہنا شروع کیا:

هلكُتم وَمَا تَعْمَلُونَ

یعنی تم بے علمی میں ہلاک و برباد ہو گئے ہو۔ امام سجاد نے پھر سے سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے فرمایا:

خدا اس بندے پر رحم کرے جو میری نصیحت کو قبول کرے اور میری وصیت کو خدا و رسول

صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم اور اہل بیت رسول علیہم السلام کے بارے میں یاد رکھے کیونکہ تمہارے لئے رسول خداؐ کی زندگی میں اعلیٰ ترین نمونہ موجود ہے۔

سب نے یک زبان ہو کر کہا :

یابن رسول اللہؐ سب آپ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ آپ جو حکم دیں گے ضرور اس کی تعمیل کی جائے گی۔ ہم آپ کے دوستوں کے دوست اور دشمنوں کے دشمن ہیں۔

امام سجاد نے ان کا یہ کلامِ فریب انضمام سن کر فرمایا:

ہیہات اے گروہِ مکاراںو عیاراں!اب تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ اب تم چاہتے ہو کہ میرے ساتھ بھی وہی سلوک کرو جو میرے اب و جد کے ساتھ کر چکے ہو ؟ حا شا و کلا ۔ ایسا اب ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بخدا ! ابھی تک تو سابقہ زخم بھی مندمل نہیں ہوئے۔ کل تو میرے پدر عالی قدر کو ان کے اہل بیت کے ساتھ شہید کیا گیا، ابھی تک تو مجھے اپنے اب و جد اور بھائیوں کی شہادت کا صدمہ فراموش نہیں ہوا۔

بلکہ ان مصائب کے غم و الم کی تلخی میرے حلق میں ابھی موجود ہے اور غم و غصہ کے گھونٹ ابھی تک میرے سینہ کی ہڈیوں میں گردش کر رہے ہیں۔ ہاں تم سے صرف اس قدر خواہش ہے کہ نہ ہمیں فائدہ پہنچاؤ اور نہ ہی نقصان۔

https://alhassanain.org/urdu/?com=book&id=73